Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

587
۔ امام علی (ع
)!
خدایا میں نے تیری عبادت نہ تیری جنت کی طمع میں کی ہے اور نہ تیرے جہنم کے خوف سے ... بلکہ تجھے عبادت کا اہل پایا ہے تو تیری عبادت کی ہے۔
عوالی اللئالی)
1
ص
404
/
63
۔
2
ص
11
/
18
شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی،
5
ص
361
شرح مأتہ کلمہ ص ،
235
)۔
واضح رہے کہ شرح نہج میں الفاظ اس طرح نقل ہوتے ہیں" ما عبدتک خوفا من عقابک ولا طمعاً فی ثوابک..."۔
588
۔ امام علی (ع
)!
ایک قوم نے اللہ کی عبادت رغبت کی بناپر کی ہے اور یہ تاجروں کی عبادت ہے، دوسری قوم نے خوف کی بناپر کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے اس کی عبادت شکر نعمت کی بنیاد پر کی ہے، یہی آزاد اور شریف لوگوں کی عبادت ہے۔(نہج البلاغہ حکمت
237

تحف العقول ص ،
246
عن الحسین (ع) ، تاریخ دمشق حالات امام زین العابدین (ع) ص
111
/
141
حلیة الاولیاء ص ،
134
روایت ابراہیم علوی از امام صادق (ع)۔ ،
589
۔ امام صادق (ع
)!
عبادت گذاروں کی تین قسمیں ہیں، ایک قوم نے خوف کی بنیاد پر عبادت کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے ثواب کی خواہش میں عبادت کی ہے تو یہ مزدوروں کی عبادت ہے۔ البتہ ایک قوم نے اس کی محبت میں عبادت کی ہے اور یہی آزاد مردوں کی عبادت ہے اور یہی بہترین عبادت ہے۔(کافی
2
ص
84
/
5
روایت ہارون بن خارجہ)۔
590
۔ امام زین العابدین (ع
)!
مجھے یہ بات سخت ناپسند ہے کہ خدا کی عبادت کروں اور اس کا مقصد ثواب کے علاوہ کچھ نہ ہو اور اس طرح ایک لالچی بندہ بن جاؤں کے اسے طمع ہو تو عبادت کرے اور نہ ہو تو نہ کرے اور یہ بھی ناپسند ہے کہ میرا محرک صرف عذاب کا خوف ہو اور اس طرح بدترین بندہ بن جاؤں کہ خوف نہ ہو تو کام ہی نہ کرے۔
کسی نے دریافت کیا پھر آپ کیوں عبادت کرتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ وہ اہل ہے اور اس کے انعامات میری گردن پر ہیں۔(تفسیر منسوب بہ امام عسکری (ع) ص
328
/
180
)۔

591
۔ امام محمد باقر (ع
)!
رسول اکرم عائشہ کے حجرہ میں تھے تو انھوں نے کہا کہ آپ اس قدر زحمت عبادت کیوں برداشت کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے ؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندۂ شکر گذار نہ بنوں !۔

آپ پنچوں کے بھل کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے سورہٴ طہ نازل فرمایا کہ " ہم نے قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ مشقت میں پڑجائیں۔(کافی
2
ص
95
/
2
روایت ابوبصیر، احتجاج
1
ص
520
)۔
592
۔
عائشہ!
رسول اکرم را توں کو اس قدر قیام فرماتے تھے کہ پیر پھٹنے لگتے تھے تو میں نے عرض کی کہ آپ اس قدر زحمت کیوں کرتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کے تمام اول و آخر گناہ معاف کردیئے ہیں؟ فرمایا کیا میں بندہ شکر گذار بننا پسند نہ کروں۔(بخاری
4
ص
1830
/
3557
مسلم ،
4
ص
2172
،
2820
صحیح بخاری ،
1
ص
380
/
1078
ص ،
2375
/
8106

،
4
/
1830
/
4586
صحیح مسلم ،
4
ص
2171
/
2819
سنن ترمذی ،
2
ص
268
،
412
سنن ابن ماجہ ،
1
ص
456
/
1419
سنن نسائی ،
3
ص
219
مسند ابن حنبل ،
6
ص
348
/
18366
الزہد ابن المبارک ،
35
/
4731
روایت مغیرہ تاریخ بغداد

4
ص
231
روایت انس
7
ص ،
265
روایت ابوجحیفہ، فتح الابواب ص
170
روایت زہری)۔
593
۔ بکر بن
!عبداللہ
عمر بن الخطاب پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضرت بیمار تھے اور کہنے لگے کہ آپ کس قدر اپنے کو تھکاتے ہیں؟ فرمایا مجھے کون سی چیز مانع ہے کل شب میں تیس سوروں کی تلاوت کی ہے جن میں سور طوال بھی شامل تھے۔
کہنے لگے کہ خدا نے آپ کے تمام گناہوں کو معاف کردیا ہے اس کے بعد بھی اس قدر زحمت کرتے ہیں؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندہ شکر گذار نہ بنوں۔(امالی طوسی (ر) ص
403
/
903
)۔
594
۔ امام صادق (ع)! رسول اکرم مستحب نمازیں فرض نمازوں سے دوگنی ادا کیا کرتے تھے۔(کافی
3
ص
443
/
3
تہذیب،
2
ص
4
/
3
استبصار ،
1
ص
218

/
7703
روایت فضیل بن یسار و فضل بن عبدالملک و بکیر)۔
595
۔
عائشہ!
رسول اکرم لمبی راتوں میں بھی کبھی کھڑے ہوکر نمازیں پڑھتے تھے اور کبھی بیٹھ کر ۔(صحیح مسلم
1
ص
504
/
105
سنن ترمذی ،
2
ص
23
/
3751
سنن ابن ماجہ
1
ص
388
/
1228
سنن نسائی ،
3
ص
219
مسند ابن حنبل ،
9
ص
393
/
24723
ص
397
/
24743
مستدرک ،

1
ص
397
/
976
)۔
596
۔
عائشہ!
آیت کریمہ ”قم اللیل الا قلیلا“ کے نازل ہونے سے پہلے رسول اکرم بہت ہی کم آرام فرماتے تھے۔(مسند ابویعلی
4
ص
466
/
4918
) ۔
597
۔
عائشہ!
رسول اکرم ہر حال میں ذکر خدا کرتے رہتے تھے۔(صحیح مسلم
1
ص
282
/
117
سنن ترمذی ،
5
ص
463
/
3384
سنن ابی داؤد ،
1
ص
5
/
18
)۔
598

۔ اام علی (ع
)!
فاطمہ (ع) نے رسول اکرم سے خادمہ کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑی شے بتاسکتاہوں اور وہ یہ ہے کہ
سوتے وقت
34
، مرتبہ سبحان اللہ
33
مرتبہ الحمدللہ اور
34
مرتبہ اللہ اکبر(دن بھر کی تمام تھکن دور ہوجائے گی) جس کے بعد میں نے کبھی اس تسبیح کو ترک نہیں کیا۔
ایک شخص نے کہا کہ صفین کی رات بھی ؟ فرمایا ہاں صفین کی رات بھی۔) صحیح بخاری
5
ص
2041
/
5044
صحیح مسلم ،
4
ص
2091
/
2727
مسند الحمیدی ،
1
ص
24
/
43
تاریخ بغداد ،
3
ص
24
روایات عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ ، مسند احمد
1
ص
332
/
1312
روایت ابن اعبد)۔

599
۔ عروة بن
الزبیر!
ہم سب مسجد پیغمبر میں بیٹھے ہوئے اصحاب بدر و بیعت رضوان کے بارے میں گفتگو کررہے تھے تو ابن درداء نے کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو ساری قوم میں مال کے اعتبار سے سب سے کمزور ، تقویٰ میں سب سے طاقتور اور عبادت میں سب سے زیادہ رحمت کرنے والا تھا، لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا علی ((ع) بن ابی طالب (امالی الصدوق (ر
72
/
9
روضة الواعظین ص ،
125
مناقب ابن شہر آشوب
2
ص
124
)۔
600
۔ حبّہ
عرفی!
ہم نوف و حبة القصر میں سورہے تھے کہ اچانک دیکھا امیرالمومنین (ع) دیوار پر ہاتھ رکھے رات کے سناٹے میں ان فی خلق السماوات والارض ... کی تلاوت کررہے ہیں اور اس کے بعد اسی عالم استغراق میں میری طرف رخ کرکے فرمایا کہ حبہ ! جاگ رہے ہویا سورہے ہو؟
میں نے عرض کی کہ میں تو جاگ رہاہوں لیکن جب آپ کی بیقراری کا یہ عالم ہے تو ہم گنہگاروں کا کیا حال ہوگا؟ یہ سن کر آپ نے زار و قطار رونا شروع کردیا، اور فرمایا کہ حبہ ! دیکھو ہمیں بھی پروردگار کے سامنے کھڑا ہوناہے اور اس سے کسی شخص کے اعمال پوشیدہ نہیں ہیں، وہ ہم سے اور تم سے رگ گردن سے زیادہ قریب تر ہے اور کوئی شے ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہوسکتی ہے۔
اس کے بعد نوف کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ تم سورہے ہو یا جاک رہے ہو؟ نوف نے عرض کی یا امیر المومنین (ع) ! ویسے تو میں بیدار ہوں لیکن آج کی شب آپ نے بہت رلایا،
فرمایا ۔ نوف ! اگر اس شب میں تمہارا اگر یہ خوف خدا سے تھا توکل روز قیامت تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔
نوف ! یاد رکھو خوف خدا میں جو ایک قطرۂ اشک آنکھوں سے نکل آتاہے وہ جہنم کی آگ کے دریاؤں کو بجھا سکتاہے، پروردگار کی نگاہ میں اس سے عظیم تر کوئی انسان نہیں ہے جو روئے تو خوف خدامیں روئے اور محبت یا دشمنی کرے تو وہ بھی خدا کے لئے کرے، دیکھو جو خدا کے لئے محبت کرتاہے وہ اس کی محبت پر کسی محبت کو مقدم نہیں کرتاہے اور جو برائے خدا دشمنی کرتاہے اس کے دشمن کے لئے کوئی خیر نہیں ہے، اور ایسی ہی محبت اور عداوت سے انسان کاایمان کامل ہوتاہے۔
اس کے بعد حضرت نے دونوں افراد کو موعظہ فرمایا اور آخر میں فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہوشیار رہنا کہ میں نے تمھیں ہوشیار کردیاہے، اس کے بعد یہ مناجات کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے کہ خدایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ غفلتوں کی حالت میں بھی تیری نگاہ کرم رہتی ہے یا تو منھ پھیر لیتاہے؟ اور کاش مجھے یہ اندازہ ہوتا کہ اس طویل نیند اور قلیل شکر کے بعد بھی تو نعمتیں عطا فرمارہاہے تو اب میرا کیا حال ہونے والاہے۔

اس کے بعد اسی عالم میں آپ فریاد کرتے رہے یہاں تک طلوع فجر کا وقت آگیا۔(فلاح السائل ص
266
)۔
601
۔
!ابوصالح
ضرار بن ضمرہ کنانی معاویہ کے دربار میں وارد ہوئے تو اس نے کہا کہ ذرا علی (ع) کے اوصافت تو بیان کرو؟ ضرار نے کہا مسلمانوں کے امیر ! مجھے معاف کردے تو بہتر ہے، معاویہ نے کہا ہرگز نہیں ۔!
ضرار نے کہا کہ اگر بیان ضروری ہے تو سن ! خدا گواہ ہے کہ میں نے بعض اوقات اندھیری رات میں جب ستارے ڈوب چکے تھے یہ دیکھا ہے کہ علی (ع) محراب عبادت میں داڑھی پر ہاتھ رکھے ہوئے یوں تڑپ رہے تھے جس طرح مارگزیدہ تڑپتاہے اور پھر بیقراری کے ساتھ گریہ کررہے تھے۔
ایسا لگتاہے کہ میں اس وقت بھی یہ منظر دیکھ رہاہوں کہ وہ پروردگار کو روروکر پکار رہے ہیں اور پھر دنیا کو خطاب کرکے کہہ رہے ہیں ... اے دنیا ! تیرا رخ میری طرف کیوں ہوگیا ہے، افسوس کہ تو بلاوجہ زحمت کررہی ہے، جاکسی اور کو دھوکہ دینا ، میں تجھے تین بار ٹھکرا چکاہوں تیری عمر بہت مختصر ہے اور تیری منزل بہت حقیر ہے اور تیرا خطرہ بہت عظیم ہے، آہ ، آہ ! زاد سفر کس قدر
کم ہے اور سفر کس قدر طولانی ہے اور راستہ بھی کس قدر وحشتناک ہے“۔
یہ سن کر معاویہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہوگئے اور اس نے آستینوں سے آنسؤوں کو پونچھنا شروع کردیا اور سارے دربار پر گریہ طاری ہوگیا اور معاویہ نے کہا کہ یقینا ابوالحسن (ع) ایسے ہی تھے۔
ضراراب علی (ع) کے بعد تمھارا کیا حال ہے ! ضرار نے کہا کہ جیسے کسی ماں کا بچہ اس کی گود میں ذبح کردیا جائے کہ نہ اس کے آنسو رک سکتے ہیں اور نہ اس کے دل کو سکون مل سکتاہے، یہ کہہ کر اٹھے اور باہر نکل گئے ۔(حلیة
الاولیاء
1
ص
84
الصواعق المحرقہ ص ،
131
مروج الذہب ،
2
ص
433
الاستیعاب ،
3
ص
209
خصائص الائمہ ص ،
70
کنز الفوائد ،
2
ص

103
مناقب ابن شہر آشوب ،
2
ص
103
نہج البلاغہ حکمت ص ،
77
الفصول المہمہ ص
127
)۔
602
۔امام حسن (ع
)!
میں نے اپنی مادر گرامی کو دیکھاہے کہ شب جمعہ محراب عبادت میں مصروف رکوع و سجود رہیں یہاں تک کہ فجر طالع ہوگئی اور یہ سنا کہ آپ مسلسل مومنین اور مومنات کے حق میں نام بنام دعا کرتی رہیں اور ایک حرف دعا بھی اپنے حق میں نہیں کہا۔
میں نے عرض کی کہ مادر گرامی ! آپ دوسروں کے حق میں دعا کرتی ہیں، اپنے واسطے کیوں دعا نہیں کرتی ہیں ؟ فرمایا بیٹا، پہلے ہمسایہ اس کے بعد اپنا گھر ۔(دلائل الامامة
152
/
65
علل الشرائع ،
181
/
1
کشف الغمہ ،
2
ص
94
ضیافة الاخوان ص ،
265
روایت فاطمہ صغری)۔
603
۔ حسن
!بصری
اس امت میں فاطمہ زہرا سے زیادہ عبادت گذار کوئی نہیں گذرا ہے، وہ رابت بھی مصلیٰ پر کھڑی رہتی تھیں یہاں تک کہ پیروں پر ورم آجاتا تھا ۔(مناقب ابن شہر آشوب
3
ص

341
ربیع الابرار ،
2
ص
104
)۔
604
۔ عبداللہ بن زبیر نے شہادت امام حسین (ع) کی خبر سن کر یہ کلمات زبان پر جاری کئے، خدا کی قسم تم نے اسے مارا ہے جو راتوں کو اکثر قیام کیا کرتا تھا اور دنوں میں اکثر روزے رکھا کرتا تھا
۔ (تاریخ
طبری
5
ص
375
مقتل ابومخنف ص ،
247
روایت عبدالملک بن نوفل
) ۔
605
۔ امام زین العابدین (ع) سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے والد محترم کی اولاد اس قدر کم کیوں ہے؟ فرمایا مجھے تو اتنی اولاد پر بھی تعجب ہے کہ رات دن میں ایک ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے تو انھیں گھر والوں کے ساتھ رہنے کا موقع کب ملتا تھا۔(تاریخ یعقوبی
2
ص
247
العقدالفرید ،
2
ص
243
فلاح السائل ص ،
269
)۔
606
۔ امام صادق (ع)! حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) عبادات میں بے حد زحمت برداشت کیا کرتے تھے، دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور راتوں میں نمازیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ بیمار ہوگئے تو میں نے عرض کی بابا ! کب تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا ؟ فرمایا میں اپنے پروردگار سے قربت چاہتاہوں شائد وہ اس طرح اپنی بارگاہ میں جگہ دیدے۔(مناقب ابن شہر آشوب
4
ص

155
روایت معتب)۔
607
۔ امام صادق (ع) ، حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) جب حضرت علی (ع) کی کتاب کا مطالعہ فرماتے تھے اور ان کی عبادتوں کا ذکر دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اس قدر عمل کون کر سکتاہے ، یہ کس کے بس کی بات ہے، اس کے بعد پھر عمل شروع کردیتے تھے ، مصلیٰ پر نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور واضح طور پر اثرات ظاہر ہونے لگتے تھے اور امیر المومنین (ع) جیسی عبادت ان کے گھرانہ میں بھی حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کے علاوہ کوئی نہیں کرسکا۔(کافی
8
ص
163
/
172
روایت سلمہ بیّاع السابری)۔
608
۔ عمرو بن عبداللہ بن ہند الجملی ، امام محمد (ع) باقر سے رایت کرتے ہیں کہ جب جناب فاطمہ بنت علی (ع) نے اپنے بھتیجے زین العابدین (ع) کو اس شدت اور کثرت سے عبادت کرتے دیکھا تو جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حزام انصاری کے پاس آئیں اور فرمایا کہ تم صحابی رسول ہو، ہمارے تمھارے اوپر حقوق ہیں اور ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کو زحمت و مشقت سے ہلاکت ہوتے دیکھو تو اس کی زنگی کا بند وبست کرو، دیکھو یہ علی (ع) بن الحسین (ع) جو اپنے باپ کی تنہا یادگار ہیں، اس قدر عبادت کررہے ہیں کہ پیشانی ، ہتھیلی اور گھٹنوں پر گھٹے پڑگئے ہیں اور اس کے بعد بھی مسلسل نمازیں پڑھتے چلے جارہے ہیں ؟
جابر بن عبداللہ یہ سن کر امام زین العابدین (ع) کے دروازہ پر آئے اور وہاں امام (ع) باقر کوبنئ ہاشم کے نوجوانوں کے ساتھ دیکھا ، جابر نے انھیں آگے بڑھتے دیکھا تو کہا کہ واللہ یہ بالکل رسول اکرم کی رفتار ہے۔ اور پوچھا کہ فرزند آپ کون ہیں؟
فرمایا میں محمد ! بن علی (ع) بن الحسین (ع) ہوں ! یہ سن جابر رونے لگے اور کہا کہ واللہ آپ ہی علوم کی باریکیاں ظاہر کرنے والے باقر (ع) ہیں، ذرا میرے قریب
آئیے میرے ماں باپ آپ پر قربان ! حضرت آگے بڑھے، جابر نے بند پیراہن کھولے، سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سینہ مبارک کو بوسہ دیا اور اپنا رخسار اور چہرہ جسم مبارک سے مس کیا اور کہا کہ میں آپ کو آپ کے جد رسول اکرم کا سلام پہنچا رہاہوں اور میں نے وہی سب کچھ کیا ہے جس کا حضرت نے مجھے حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم اس دنیا میں اس وقت تک زندہ رہوگے کہ میرے ایک فرزند محمد سے ملاقات کروگے جو علمی موشگافیاں کرنے والا ہوگا... اور دیکھو تم نابینا ہوجاؤگے تو وہ تمھاری بصارت کا انتظام کردے گا۔
یہ کہہ کر امام سجاد (ع) کی خدمت میں حاضر ی کی درخواست کی ، آپ گھر کے اندر گئے اور بابا کو اطلاع دی کہ ایک بزرگ دروازہ پر ہیں اور انھوں نے میری ساتھ اس اندازہ کا برتاؤ کیا ہے، فرمایا فرزند یہ جابر بن عبداللہ ہیں اور یہ سارے اعمال کیا انھوں نے خاندان کے بچوں کے سامنے انجام دیئے ہیں اور یہ ساری باتیں سب کے سامنے کی ہیں ...؟ عرض کی جی ہاں ... فرمایا انا للہ ... انھوں نے کوئی برا قصد نہیں کیا لیکن تمھاری زندگی کو خطرہ میں ڈال دیا۔
اس کے بعد جابر کو داخلہ کی اجازت دیدی اور جب جابر گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ محراب عبادت میں ہیں اور جسم انتہائی لاغر ہوچکا ہے آپ نے اٹھ کر نحیف آواز میں جابر سے خیریت دریافت کی اور اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔
جابر نے گزارش شروع کی، فرزند رسول ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے جنت کو آپ ہی حضرات کے لئے خلق کیا ہے اور جہنم کو آپ کے دشمنوں ہی کے لئے بنایاہے تو آخر اس قدر زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

فرمایا اے صحابی رسول ! کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے میرے جد رسول اکرم کے جملہ محاسبات کو بخش دیا تھا لیکن اس کے بعد بھی انھوں نے عبادت کی مشقت کو نظر انداز نہیں کیا اور اس قدر عبادت کی کہ پیروں پر ورم آگیا اور جب ان سے یہی گزارش کی گئی کہ آپ کو عبادت کی کیا ضرورت ہے ؟ تو فرمایا کہ کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

جابر نے جب یہ دیکھا کہ حضرت زین العابدین (ع) پر میری بات کا اثر ہونے والانہیں ہے اور وہ عبادات میں تخفیف کرنے والے نہیں ہیں تو عرض کی کہ فرزند رسول ! اپنی زندگی کا خیال رکھیں کہ آپ ہی حضرات کے ذریعہ امت کی بلائین دفع ہوتی ہے ، مصیبتوں سے نجات ملتی ہے آسمان سے بارش ہوتی ہے؟

فرمایا ، جابر ؟ میں اس وقت تک اپنے اب وجد کے راستہ پر گامزن رہوں گا جب تک مالک کی بارگاہ میں نہ پہنچ جاؤں !

جابر نے حاضرین کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے اولاد انبیاء میں یوسف بن یعقوب کے علاوہ علی (ع) بن الحسین (ع) جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا ہے لیکن خدا گواہ ہے کہ علی (ع) بن الحسین (ع) کی ذریت یوسف کی ذریت سے کہیں زیادہ بہتر ہے، بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ہے، بلکہ ان میں تو ایک وہ بھی ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھردیگا (امالی طوسی (ر) ص

236

/

1314

مناقب ابن شہر آشوب ،

4

ص

148

بشارة المصطفیٰ ص ،

66

)۔

609

(۔ امام (ع

صادق!

میرے پدر بزرگوار تاریکی شب میں نمازیں پڑھتے پڑھتے جب سجدہ میں طول دیتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے نیند آگئی ہو۔(قرب الاسناد

5

ص

15

(روایت مسعدہ بن صدقہ

610

۔ امام صادق (ع

)!

میں پدر بزرگوار کے لئے بستر بچھاکر انتظار کیا کرتا تھا اور جب وہ آرام فرمالیتے تھے تو میں اپنے بستر پر جاتا تھا، ایک شب میں انتظار کرتا رہا اور جب دیر ہوگئی تو آپ کی تلاش میں مسجد کی طرف گیا ، دیکھا کہ آپ تنہا مسجد میں سجدۂ پروردگار میں پڑے ہیں اور نہایت کرب کے عالم میں مناجات کررہے ہیں " خدا یا تو مالک بے نیاز ہے اور یقیناً میرا پروردگار ہے، میں نے یہ سجدہ تیری بندگی اور عبدیت کے اقرار کے لئے کیا ہے، خدایا میرا عمل بہت کمزور ہے اب تو ہی اسے مضاعف کردے، خدایا اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تمام بندوں کو قبروں سے نکالا جائیگا اور

میری توبہ کو قبول کرلینا کہ توبہ کا قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔(کافی
3
ص
333
/
9
از اسحاق بن عمار)۔
611
۔ امام صادق (ع) میرے والد بزرگوار بہت زیادہ ذکر خدا کیا کرتے تھے اور میں جب بھی ان کے ساتھ چلتا تھا یا کھانا کھاتا تھا تو انھیں ذکر خدا کرتے ہی دیکھتا تھا، حدیہ ہے کہ لوگوں سے گفتگو بھی آپ کو ذکر خدا سے غافل نہیں بناسکتی تھی، میں اکثر اوقات دیکھتا تھا کہ زبان تالو سے چپک جاتی تھی اور لا الہ الا اللہ کہتے رہتے تھے، ہم سب کو جمع کرکے طلوع آفتاب تک ذکر خدا کا حکم دیا کرتے تھے اور جو قرآن پڑھ سکتا تھا اسے تلاوت کا حکم دیتے تھے ورنہ ذکر خدا کا امر فرمایا کرتے تھے۔(کافی
2
ص
499
/
1
از ابن القداح)۔
612
۔ یحیٰ
العلوی!
حضرت موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) کو ان کی کثرت عبادت کی بناپر عبد صالح کہا جاتا تھا اور ہمارے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ انھوں نے مسجد پیغمبر میں جاکر اول شب میں سجدہ شروع کیا اور اس میں یہ مناجات شروع کی کہ خدایا تیرے بندہ کا گناہ عظیم ہے تو تیری معافی کو بھی عظیم ہونا چاہیئے۔ اے صاحب تقویٰ ، اے صاحب مغفرت ! اور اس طرح صبح تک دہراتے رہے۔(تاریخ بغداد
13
ص
27
)۔
613
۔
حفص!
میں نے حضرت موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) سے زیادہ نہ خدا کا خوف رکھنے والا دیکھا ہے اور نہ اس کی رحمت کا امیدوار دیکھاہے، آپ کی تلاوت کا انداز بھی حرتیہ ہوتا تھا اور اس طرح پڑھتے تھے جیسے کسی انسان سے باتیں کررہے ہو۔(کافی
2
ص
606

/
10
)۔
614
۔
!ثوبانی
حضرت موسیٰ (ع) ابن جعفر (ع) چند سال تک اسی انداز سے عبادت کرتے رہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ ہی میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی کبھی ... بلندی پر جاکر قیدخانہ میں روشندان سے دیکھتا تھا تو آپ کو سجدہ میں پاتا تھا اور پوچھتا تھا کہ اے ربیع (داروغہ زندان) یہ کپڑا کیسا پڑا ہے؟ تو وہ کہتا تھا کہ امیر المومنین !یہ کپڑا نہیں ہے، یہ موسیٰ (ع) بن جعفر (ع) ہیں جو روزانہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ معبود میں پڑے رہتے ہیں۔
ہارون کہتا کہ بیشک یہ بنئ ہاشم کے راہبوں میں سے ہیں تو میں کہتا کہ پھر آپ نے انھیں اس تنگی زندان میں کیوں رکھاہے ؟ تو کہتا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔(عیون اخبار الرضا (ع)
1
ص
95
مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
318
از یونانی)۔
615
۔ عبدالسلام بن صالح الہردی راوی ہے کہ میں مقام سرخس میں اس گھر تک پہنچا جہاں امام رضا (ع) کو قید رکھا گیا تھا اور میں نے نگرانِ زنداں سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔
میں نے کہا کیوں ؟ اس نے کہا کہ یہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور صرف ایک ساعت ابتدائے روز میں اور وقت زوال اور نزدیک غروب نماز روک دیتے ہیں لیکن مصلیٰ پر بیٹھ کر ذکر خدا کرتے رہتے ہیں۔(عیون اخبار الرضا (ع))
2
ص
183
/
6
)۔

616
۔ رسول
!اکرم
میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے(تاریخ بغداد
12
ص

372
از انس بن مالک، المعجم الکبیر
20
/
1023
از مغیرہ)۔
617
۔ عبداللہ بن
!مسعود
رسول اکرم تمام ذکر کرنے والوں میں نمایاں ذکر کرنے والے تھے اور تمام نمازیوں میں سب سے زیادہ نماز ادا کرنے والے تھے۔(حلیة الاولیاء
7
ص
112
تاریخ بغداد ،
10
/
94
)۔
618
۔ فضالہ بن
!عبید
رسول اکرم جب کسی منزل پر وارد ہوتے تھے یا گھر میں داخل ہوتے تھے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔(حلیة الاولیاء
5
ص
148
)۔
619
۔
!عائشہ
رسول اکرم ہمارے ساتھ مصروف گفتگو رہتے تھے لیکن جیسے ہی نماز کا وقت آجاتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے۔(عدة الداعی ص
139
عوالی اللئالی ،
1
ص
324
/

61
)۔
620
۔ مطرّف بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا ، دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور شدت خوف خدا سے اس طرح لرز ہے جیسے پتیلی میں پانی کھول رہا ہو
۔ (عیون
اخبار الرضا (ع)
2
ص
299
خصال ص ،
283
احتجاج ،
1
ص
519
/
127
فلاح السائل ص
161
) ۔
621
۔ جعفر بن علی القمی ، کتاب زہد النبی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم جب نماز کے لئے آمادہ ہوتے تھے تو اس طرح ساکت و ساکن نظر آتے تھے جیسے کوئی کپڑا زمین پر پڑا ہو
۔ (فلاح
السائل ص
161
) ۔
622
۔ جابر بن
عبداللہ!
رسول اکرم کھانے یا کسی دوسرے کام کے لئے نماز میں ہرگز تاخیر نہیں فرماتے تھے۔(السنن الکبریٰ
3
ص
105
/
5043
)۔
623

۔ امام صادق (ع
)!
رسول اکرم غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پر کسی کام کو مقدم نہیں فرماتے تھے۔(علل الشرائع ص
350
/
5
تنبیہ الخواطر
2
ص
78
)۔
624
۔ مطرف بن عبداللہ بن
الشخیر!
میں نے اور عمر ان بن حصین نے کوفہ میں حضرت علی (ع) کے ساتھ نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع و سجود کے موقع پر
اس انداز سے تکبیر کہی کہ مجھ سے عمران نے کہا کہ میں نے اس نماز سے زیادہ
کوئی نماز رسول اکرم کی نماز سے مشابہ نہیں دیکھی ہے۔(مسند ابن حنبل
7
ص
200
/
19881
)۔
625
۔ امام علی (ع) میدان صفین میں مسلسل جہاد فرمارہے تھے اور آپ کی نگاہیں طرف آفتاب تھیں، ابن عباس نے کہا کہ یا
علی (ع
)!
فرمایا کہ وقت نماز دیکھ رہاہوں تا کہ اول زوال نماز ادا کرلوں !
ابن عباس نے کہا کہ کیا یہ وقت نماز ہے جب کے گھمسان کارن پڑرہا ہے ؟ فرمایا کہ ہم کس چیز کے لئے جہاد
کررہے ہیں ؟ ہمارا جہاد سی نماز کیلئے ہے۔(ارشاد القلوب ص
217
)۔
626
۔ امام صادق (ع)! امام علی (ع) جب رکوع فرماتے تھے تو اس قدر پسینہ جاری ہوتا تھا کہ زمین تر ہوجاتی تھی ۔(فلاح
السائل ص
109
از ابی الصباح)۔
627
۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علی (ع) پر جب وقت نماز آتا تھا تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ کا نپنے لگتے

تھے اور فرماتے تھے کہ اس امانت کو ادا کرنے کا وقت آگیا جسے زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا تو اس کا بوجھ نہ اٹھاسکے اور انسان نے اٹھا لیا۔ اب خدا جانے میں نے اس کا حق ادا کردیا ہے یا نہیں
۔ (مناقب
ابن شہر آشوب
2
ص
124
) ۔
عوالی اللئالی
1
ص
324
/
63
احقاق الحق ،
18
ص
4
)۔
628
۔ رسول
اللہ!
میری بیٹئفاطمہ جب محراب عبادت میں خدا کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تو اس کانور ملائکہ آسمان کے سامنے اسی طرح جلوہ گر ہوتاہے جس طرح ستاروں کا نور اہل زمین کے لئے، اور پروردگار ملائکہ سے فرماتاہے کہ دیکھو یہ میری کنیز فاطمہ (ع) میری تمام کنیزوں کی سردار میرے سامنے کھڑی ہے اور اس کا جوڑ جوڑ کانپ رہاہے اور وہ دل و جان سے میری عبادت کی طرف متوجہ ہے۔(امالی صدوق (ر) ص
100
/
2
الفضائل ابن شاذان ص ،
8
از ابن عباس)۔
629
۔ ابن فہد الحلی ، جناب فاطمہ (ع) نماز میں خوف خدا سے کانپنے لگتی تھیں
۔ (عدة
الداعی ص
139
) ۔
630

۔ امام زین العابدین (ع
)!
امام حسن (ع) بن علی (ع) اپنے دور میں سب سے زیادہ عابد، زاہد اور افضل تھے، پیادہ حج فرماتے تھے بلکہ بعض اوقات ننگے پیر چلتے تھے ، جب موت کو یاد کرتے تھے یا قبر کا ذکر کرتے تھے ، یا میدان
حشر کا ذکر کرتے تھے، یا صراط پر گذرنے کا ذکر کرتے تھے یا خدا کی بارگاہ میں حاضری کا ذکر کرتے تھے تو اس قدر روتے تھے کہ بیہوش ہوجاتے تھے اور جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایک ایک جوڑ کانپنے لگتا تھا اور جنت و جہنم کا ذکر کرتے تھے اور جہنم سے پناہ مانگتے تھے کتاب خدا میں کسی بھی " یا ایہا الذین امنوا" کی تلاوت کرتے تھے (تو کہتے تھے " لبیک اللہم لبیک" اور ہر حال میں ہمیشہ ذکر خدا میں مصروف نظر آتے تھے۔(امالی الصدوق (ر
150
/
8
فلاح السائل ص ،
268
عدة الداعی ص ،
123
روایت مفضل عن الصادق (ع) ۔
631
۔ امام زین العابدین (ع)! امام حسن (ع) نماز پڑھ رہے تھے، ایک شخص آپ کے سامنے سے گذر گیا تو بعض لوگوں نے اسے ٹوک دیا ، نماز تمام کرنے کے بعد آپ نے دریافت کیا کہ تم نے کیوں ٹوکا؟اس نے کہا کہ یہ آپ کے اور محراب کے درمیان حائل ہوگیا تھا، فرمایا افسوس ہے تیرے حال پر بھلا میرے اور خدا کے درمیان کوئی حائل ہوسکتاہے جو رگ گردن سے زیادہ قریب ہے۔(التوحید ص
184
/
22
از منیف عن الصادق (ع))۔
632
۔ اما م حسین (ع) جب وضو کرتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور جوڑ بند کانپنے لگتے تھے ، کسی نے دریافت کیا ہے کہ ایسا کیوں ہوتاہے؟ تو فرمایا کہ جوشخص خدائے جبار کے سامنے کھڑا ہوا اس کا حق ہے کہ اس کا رنگ زرد ہوجائے اور اس کے جوڑ بند کانپنے لگیں۔(جامع الاخبار ص
166
/
397
مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
14
رویات فتال، مناقب میں یہ روایت امام حسن (ع) کے بارے میں وارد ہوئی ہے)۔
633
۔امام باقر (ع)! میرے پدر بزرگوار امام علی (ع) بن الحسین (ع) کے لئے جب وقت نماز آتا تھا تو آپ کے رونگٹے کھڑے

ہوجاتے تھے اور چہرہ کا رنگ زرد ہوجاتا تھا اور جوڑ بند کانپنے لگتے تھے، آنسؤوں کا ایک سیلاب امنڈ آتا تھا اور فرماتے تھے کہ اگر بندہ کو معلوم ہوجائے کہ کس سے راز و نیاز کررہاہے تو کبھی مصلیٰ سے الگ نہ ہو۔(مقتل الحسین (ع) خوارزمی
2
ص
24
از حنان بن سدیر)۔
634
۔ امام صادق (ع
)!
امام زین العابدین (ع) جب وضو فرماتے تھے تو آپ کے چہرہ کا رنگ زرد ہوجاتا تھا، پوچھا گیا کہ آپ کا کیا عالم ہوجاتاہے؟ فرمایا تمہیں کیا خبر کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کررہاہوں۔
اعلام الوریٰ ص)
255
از سعید بن کلثوم ، ارشاد
2
ص
143
کشف الغمہ ،
2
ص
298
روایت عبداللہ بن محمد القرشی ، مناقب ابن شہر آشوب
4
ص
148
مکارم الاخلاق ،
2
ص
79
/
2277
)۔
635
۔ اما م صادق (ع
)!
میرے پدر بزرگوار کہا کرتے تھے کہ حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو جیسے درخت کا تنہ کہ جب ہوا ہلادیگی تبھی ہلے گا۔(کافی
3

ص
200
/
4
فلاح السائل ص ،
161
از جہم بن حمید)۔
636
۔ ابان بن
تغلب!
میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کہ امام سجاد (ع) کو دیکھا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتاہے آخر اس کا راز کیا تھا؟ فرمایا انھیں معلوم تھا کہ کس کی بارگاہ میں کھڑے ہیں۔
637
۔
ابوایول!
اما م باقر (ع) اور امام صادق (ع) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ان کے چہرہ کا رنگ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہوجاتا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ کوئی سامنے ہے جس سے راز و نیاز کررہے ہیں۔(فلاح السائل ص
161
دعائم الاسلام ،
1
ص
159
)۔
638
۔ امام صادق (ع
)!
امام باقر (ع) نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے سر پر کوئی شے گڑ پری اور آپ نے اس کو الگ نہیں کیا یہاں تک کہ خو د جعفر نے اسے جدا کردیا کہ آپ اس حرکت کو تعظیم پروردگار کے خلاف سمجھتے تھے کہ اس نے حکم دیا ہے کہ اپنے رخ کو خدا کی طرف رکھو اور سب سے کترا کر رکھو (الاصول الستہ عشر جعفر بن محمد الحضرمی ص
70
از جابر)۔
639
۔ امام صادق (ع) ، حضرت امام باقر (ع) تلاوت کررہے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی ، جب بیدار ہوئے تودریاف کیا گیا کہ آخر یہ کیا ماجرا تھا؟ فرمایا میں آیات الہی کی تکرار کررہا تھا کہ اچانک ایسا معلوم ہوا جیسے مالک مجھ سے ہمکلام ہے اور پھر وقت بشریت جلال الہی کے مکاشفہ کی تاب نہ لاسکی ۔(فلاح السائل ص
107
)۔

640

۔ امام باقر (ع) و اما م صادق (ع
)!
من اللیل فسبحہ وا دبار النجوم کے ذیل میں فرماتے تھے کہ رسول اکرم رات کو تین مرتبہ اٹھ کر آسمان کی طرف دیکھتے تھے اور آخر میں سورہ ٔ آل عمران کی پانچ آیات " انک لا تخلف المیعاد " (آیت
194
) تک پڑھ کر نماز شب شروع فرماتے
تھے(مجمع البیان
9
ص
257
از زرارہ و حمران و محمد بن مسلم ، عوالی اللئالی
2
ص
26
/
62
)۔
641
۔
!عائشہ
رسول اکرم آخر شب میں آرام فرماتے تھے اور آخر شب تک بیدار رہتے تھے۔(صحیح مسلم
1
ص
510
/
739
سنن نسائل ،
3
ص
218
سنن ابن ماجہ ،
1
ص
234
/
1365
)۔
642
۔

عائشہ!
رسول اکرم نماز شب کو ترک نہیں فرماتے تھے اور جب مریض یا خستہ حال ہوتے تھے تو بیٹھ کر ادا فرماتے تھے(سنن ابی داؤد
2
ص
32
/
1307
مسند احمد بن حنبل ،
10
ص
98
/
26174
السنن الکبریٰ ،
3
ص
21
/
4722
از عبداللہ بن ابی موسیٰ النصری)۔
643
۔ ابن
عباس!
رسول اکرم نماز شب کو یاد کرتے تھے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے ” تتجافی جنوبھم عن المضاجع، سورہ سجدہ
16
ان کے پہلو بستر سے نہیں لگتے ہیں۔(حلیة الاولیاء “
5
ص
87
تفسیر طبری ،
21
ص
103
)۔
644
۔ عبداللہ بن
عباس!

میں ایک شب پیغمبر اسلام کی خدمت میں تھا تو دیکھا کہ جب نیند سے بیدار ہوئے تو عبادت فرمائی ، مسواک فرمائی سورہٴ آل عمران کی آیت ص
190
کی تلاوت فرمائی اور پھروضو کرکے مصلیٰ پر آکر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر بستر پر آگئے، تھوڑی دیر کے بعد بیدار ہوئے اور پھر یہی عمل کیا اور پھر لیٹ گئے اور پھر بیدار ہوکر یہی عمل کیا ، یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا۔(سنن ابی داود
1
ص
15
/
58
مسند احمد بن حنبل ،
1
ص
798
/
3541
)۔
645
۔ امام صادق (ع) پیغمبر اسلام کی نمازوں کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ پانی سرہانے رکھا رہتا ہے اور مسواک بھی حاضر رہتی تھی ، تھوڑی دیر سوکر اٹھتے تھے۔ آسما ن کو دیکھ کر سورہٴ آل عمران آیت
190
کی تلاوت فرماتے تھے اوروضو کرکے مصلیٰ پر آجاتے تھے اور چہار رکعت نماز اس طرح ادا کرتے تھے کہ رکوع کرتے تھے تو لوگ سوچتے تھے کہ یہ کب سر اٹھائیں گے اور سجدہ کرتے تھے تو جیسے اب سر نہ اٹھائیں گے، پھر بستر پر آکر لیٹ جاتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر دوبارہ یہی عملانجام دیتے تھے اور پھر سوجاتے تھے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور پھر نماز صبح کے لئے نکل جاتے تھے۔(تہذیب
2
/
334
/
1377
از معاویہ بن وہب)۔
646
۔ امام علی (ع
)!
میں نے جب سے سرکار دو عالم کا یہ ارشاد سناہے کہ نماز شب ایک نور ہے کبھی نماز شب ترک نہیں کی ہے یہ سن کر ابن الکواء نے کہا کہ کیا صفین میں لیلة الہریر بھی ؟ فرمایا ہاں لیلة الہریر بھی (مناقب ابن شہر آشوب
2
ص
123

)۔
647
۔ امام زین العابدین (ع) نماز شب میں وتر میں تین سور مرتبہ العفو العفو کہا کرتے تھے
۔ (من
لا یحضرہ الفقیہ
1
ص
489
/
1408
) ۔
648
۔ ابراہیم بن
!العباس
امام رضا (ع) راتوں کو بہت کم آرام فرماتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہا کرتے تھے۔(عیون اخبار الرضا (ع) ص
184
/
7
اعلام الوریٰ ص ،
314
)۔
649
۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ امام علی (ع) نقی (ع) رات کے وقت ہمیشہ رو بقبلہ رہتے تھے، ایک ساعت بھی آرام نہیں
کرتے تھے جبکہ آپ کا جبہ اون کا تھا اور مصلیٰ چٹائی کا
۔ (الخرائج
والجرائح
2
ص
901
) ۔

650
۔حماد بن عثمان نے امام صادق (ع
سے (
نقل کیاہے کہ رسول اکرم نے روزہ شروع کیا تو لوگوں نے کہنا شروع کردیا کہ اب روزہ ہی رکھتے رہیں گے اور اس کے
بعد جب افطار کیا تو افطار کے بارے میں یہی کہنے لگے یہانتک کہ آپ نے صوم داؤد شروع کردیا کہ ایک روز روزہ
رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے، اس کے بعد آخر حیات میں مہینہ میں تین روز کی پابندی فرماتے رہے تین
روزے ایک ماہ کے برابر ہیں اور ان سے وسوسہ ٔ نفس کا علاج ہوتاہے۔
حماد نے عر ض کی کہ حضور یہ تین دن کونسے ہیں ؟ فرمایا مہینہ کی پہلی جمعرات، دوسرے عشرہ کا پہلا بدھ اور مہینہ

کی آخری جمعرات۔
دوبارہ سوال کیا کہ ان ایام میں کیا خصوصیت ہے؟ فرمایاکہ گذشتہ امتوں میں انھیں دنوں میں عذاب نازل ہوا تھا تو آپ اس عذاب کے خوف سے روزہ رکھتے تھے کہ یہ امت محفوظ رہے۔(کافی
4
ص
89
/
1
الفقیہ
2
ص
82
/
1786
تہذیب ،
4
ص
302
/
913
استبصار ،
2
ص
136
/
444
ثواب الاعمال ،
105
/
6
الدروع الواقیہ ص ،
55
)۔
651
۔
!ابوسلمہ
میں نے عائشہ سے رسول اکرم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ حضرت اس قدر روزے رکھتے تھے کہ لگتا تھا ابن افطار نہ کریں گے اور پھر افطار کرتے تھے تو اس طرح جیسے روزہ نہ رکھیں گے اور سب سے زیادہ روزے ماہ شعبان میں رکھتے تھے بلکہ تقریباً پورہ ماہ شعبان، بلکہ حقیقتاً پورا ماہ شعبان۔(مسند ابن حنبل

9
ص
474
/
25155
،
25373
صحیح مسلم ،
2
ص
810
/
1156
مسند ابویعلی ،
4
ص
339
/
4613
)۔
652
۔امام علی (ع
)!
مجھے گرمیوں کے روزے زیادہ محبوب ہیں ۔(مستدرک الوسائل، ص
505
/
8758
نقلا عن لب اللباب راوندی)۔
653
۔امام صادق (ع
)!
امیر المومنین (ع) گھر میں آکر سوال فرماتے تھے کہ کھانے کا کوئی سامان ہے یا نہیں ۔ اگر کوئی چیز ہوتی تھی تو کھالیتے تھے ورنہ یونہی روزہ رکھ لیا کرتے تھے ۔(تہذیب
4
ص
188
/
531
عوالی اللئالی ،

3
ص
135
/
15
از ہشام بن سالم)۔
654
۔ امام صادق (ع
)!
امام زین العابدین (ع) جب روزہ رکھتے تھے تو ایک بکری ذبح کرکے اس کا گوشت پکواتے تھے اور وقت افطار صرف اس کی خوشبو سونگھ کر سارا گوشت مختلف غریب گھرانوں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے اور خود روٹی اور کھجور کھالیا کرتے تھے خدا ان پر اور ان کے آباء طاہرین (ع) پر رحمتیں نازل کرے۔(کافی
4
ص
68
/
3
المحاسن ،
2
ص
158
/
1432
از حمزہ بن حمران)۔ ،
655
۔ابراہیم بن
!عباس
امام رضا (ع) اکثر ایام میں روزے سے رہا کرتے تھے، خصوصیت کے ساتھ مہینہ میں تین دن کے روزے کبھی ترک نہیں فرماتے تھے اور اسی کو سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے۔(عیون اخبار الرضا (ع)
2
ص
184
/
7
اعلام الوریٰ ص ،
314
)۔
656
۔ علی بن ابی

حمزہ!
میں نے امام علی (ع) بن الحسین (ع) کی کنیز سے آپ کے انتقال کے بعد دریافت کیا کہ حضرت کے روزمرہ کے بارے میں بیان کرو تو انھوں نے کہا کہ مفصل یا مختصر ؟ میں نے کہا مختصر !! انھوں نے کہا کہ میں نے دن میں کبھی آپ کے سامنے کھانا پیش نہیں کیا اور نہ رات میں کبھی بستر بچھا یا ہے۔(علل الشرائع ص
232
/
9
خصال ص
518
/
14
از حمران بن اعین عن الباقر (ع) ، مناقب ابن شہر آشوب
4
ص
155
)۔

657
۔عبداللہ بن عبید بن
عمیر!
امام حسن (ع) بن علی (ع) نے
25
حج پیدل ادا فرمائے ہیں جبکہ ناقے آپ کے ہمراہ رہا
کرتے تھے۔(مستدرک حاکم
3
ص
185
/
4788
(تاریخ دمشق حالات امام حسن (ع ،
142
/
236
السنن الکبریٰ ،
4
ص
542
/
8645

روایت ابن عباس ، مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
14
از امام صادق (ع) ، تہذیب
5
ص
11
/
29
،
12
ص
33
استبصار
2
ص
141
/
261
۔ ص
142
/
465
علل الشرائع ص ،
447
/
6
قرب الاسناد ،
170
/
624
)۔
658
۔ مصعب بن
عبداللہ!
امام حسین (ع) نے پیدل
25
حج فرمائے ہیں۔(المعجم الکبیر

2
ص
115
/
2844
)۔
659
۔ امام حسین (ع) کو دیکھا گیا کہ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم (ع) پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر مقام ابراہیم (ع) پر رخسار رکھ کر رونا شروع کیا اور برابر اس کلمہ کی تکرار فرمارہے تھے یا تیرا سائل تیرے دروازہ پر ہے، تیرا مسکین تیرے دروازہ پر ہے، تیرا بندہ تیرے دروازہ پر حاضر ہے
۔ (ربیع
الابرار
2
ص
149
) ۔
660
۔ امام باقر (ع
)!
حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) کے پاس ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے
23
مرتبہ سفر حج کیا لیکن ایک تازیانہ بھی نہیں مارا یہاں تک کہ جب آپ کا انتقال ہوگیا تو ہمیں خبر بھی نہیں ہوئی کہ ناقہ پر کیا اثر ہوا کہ نوکر نے آکر خبر دی کہ وہ قبر پر بیٹھا ہوا اپنے سینہ کو رگڑ رہاہے اور فریاد کررہاہے، میں نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ قبل اس کے لوگوں کو اس امر کی اطاع ہو، اور ناقہ قبر تک اس عالم میں پہنچ گیا کہ اس نے کبھی قبر کو دیکھا بھی نہیں تھا۔
661
۔ سفیان بن
!عینیہ
امام علی (ع) بن الحسین (ع) بن علی (ع) ابن ابی طالب (ع) نے حج فرمایا تو جب احرام باندھ چکے اور ناقہ پر سوار ہوئے تو چہرہ کا رنگ زرد ہوگیا اور جسم کانپنے یہاں تک کہ لبیک کہنا دشوار ہوگیا، لوگوں نے عرض کی حضور لبیک کیوں نہیں کہتے ہیں فرمایا کہ ڈرتاہوں کہ میں لبیک کہوں اور ادھر سے آواز آئے مجھے قبول نہیں ہے۔
لوگوں نے کہا کہ حضور یہ تو ضروری ہے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے، اس کے بعد جیسے ہی لبیک کہا بیہوش ہوگئے اور ناقہ سے گڑ پڑے اور یہی کیفیت آخر حج تک برقرار رہی ۔(تاریخ دمشق حالات امام زین العابدین (ع)
40
ص
63
کفایتہ الطالب ص ،
450
سیر اعلام النبلاء ،

4
ص
392
تہذیب الکمال ،
20
ص
390
عوالی اللئالی ،
4
ص
35
/
121
)۔
662
۔ افلح غلام امام محمد باقر (ع
)!
میں حضرت کے ساتھ حج کے لئے نکلا تو آپ جب مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کو دیکھا تو گریہ کرنا شروع کردیا ، میں نے
عرض کی حضور لوگوں کی نظر یں آپ پر ہیں، ذرا آواز کم کریں، آپ نے مزید رونا شروع کردیا اور فرمایا افسوس ! میں کس طرح نہ روؤں جبکہ خیال ہے کہ شاہد مالک اس گریہ پر رحم فرمادہے تو میں کامیاب ہوجاؤں۔
اس کے بعد آپ نے طواف کیا ، نماز طواف ادا کی اور جب سجدہ سے سراٹھایا تو تمام سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہوچکی تھی(تذکرۃ الخواص ص
339
صفۃ الصفوۃ
2
ص
64
الفصول المہمہ ص ،
209
مطالب السئول ص ،
80
کشف الغمہ ،
2
ص
360
نورالابصار ص
158
)۔

663
۔ قاسم بن حسین
!نیشاپوری
میں نے امام باقر (ع) کو دیکھا کہ آپ نے میدان عرفات میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اسی طرح اٹھائے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی ، اور میں نے آپ سے زیادہ اس طرح کے اعمال پر قدرت رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھاہے۔(اقبال الاعمال
2
ص
73
)۔
664
۔ مالک بن
!انس
میں جب بھی امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ میرا احترام فرماتے تھے اور مجھے مسند عطا فرمادیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں تم سے محبت کرتاہوں، میں اس بات سے خوش ہوکر شکر خدا ادا کیا کرتا تھا۔
میں دیکھتا تھا کہ حضرت یا روزہ سے رہتے تھے یا نمازیں پڑھتے رہتے تھے یا ذکر خدا کرتے رہتے تھے، آپ اپنے دور کے عظیم ترین عابد اور بلندترین زاہد تھے، مسلسل حدیثیں بیان کرتے تھے، بہترین اخلاق کے مالک تھے اور بہت منفعت بخش شخصیت کے مالک تھے، اور جب رسول اکرم کا کوئی قول نقل کرتے تھے تو نام لیتے ہی چہرہ کا رنگ اس طرح سبز و زرد ہوجاتا تھا کہ پہچاننا مشکل ہوجاتا تھا۔
ایک سال میں نے حضرت کے ساتھ حج کیا تو احرام کے موقع پر جب ناقہ پر سوار ہوئے اور تلبیہ کا ارادہ کیا تو آواز گلوگیر ہوگئی اور قریب تھا کہ ناقہ سے گر جائیں، میں نے عرض کی کہ فرزند رسول ! تلبیہ تو ضروری ہے۔ فرمایا یابن عامر ! کیسے جسارت کروں کہ میں لبیک کہوں اور یہ خوف ہے کہ وہ اسے رد کردے۔(خصال ص
167
/
219
علل الشرائع ص ،
235
(امالی الصدوق (ر ،
123
/
3
مناقب ابن شہر آشوب ،
4
ص
275
)۔
665
۔ علی بن
!مہزیار
میں نے امام ابوجعفر ثانی (ع) کو

225
ء ھ میں حج کے موقع پر دیکھا کہ آپ نے سورج نکلنے کے
بعد جب خانۂ کعبہ کو وداع کرنا چاہا تو پہلے طواف کیا اور ہر چکر میں رکن یمانی کو بوسہ دیا ، پھر آخری چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود دونوں کو بوسہ دیا اور اپنے ہاتھوں سے مس کرکے ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا اور پھر مقام ابراہیم (ع) پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر پشت کعبہ پر جاکر ملتزم سے یوں لپٹ گئے کہ شکم مبارک سے کپڑا ہٹاکر اسے بھی مس کیا اور تاویر کھڑے دعائیں کرتے رہے اور پھر باب الحناطین سے باہر نکل گئے۔
یہی صورت حال میں نے
217
ء ھ میں رات کے وقت کعبہ کو وداع کرنے میں دیکھی کہ ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کو مس کررہے تھے اور پھر ساتویں چکر میں پشت کعبہ پر رکن یمانی کے قریب شکم مبارک کو کعبہ سے مس کیا ، پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور ہاتھوں سے مس کیا اور پھر مقام ابراہیم (ع) پر نماز ادا کی اور باہر تشریف لے گئے، ملتزم پر آپ کا توقف اتنی دیر رہا کہ بعض اصحاب نے طواف کے سات شوط پورے کرلئے یا آٹھ ہوگئے (کافی
4
ص
532
/
3
تہذیب ،
5
ص
281
/
959
تہذیب میں واقعہ کا
219
ء ھ نقل کیا گیا ہے)۔
666
۔ محمد بن عثمان
العمری!
خدا گواہ ہے کہ امام عصر (ع) ہر سال موسم حج میں تشریف لاتے ہیں اور تمام لوگوں کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں لیکن لوگ نہ انھیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں ۔
الفقیہ)
2
ص
520
کمال الدین ص ،
440
/
8

الغيبته الطوسى (ر) ص ،
363
/
329
اثبات الهداة ،
3
ص
452
/
68
)۔

Source URL:
https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%DA%86%DB%81%D8%A7%D8%B1%D9%85-%D8%B3%DB%8C%D8%B1%D8%AA-%D8%B9%D8%A8%D8%A7%D8%AF%D8%AA-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9